

فیضانِ خواجہ غریب نواز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ

www.sirat-e-mustaqeem.com



اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ط
اَمَّا بَعۡدُ! فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ط بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

فیضانِ خواجہ غریب نواز رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ

دُرُود شریف کی فضیلت

حضرتِ سَیِّدُنا ابُوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت ہے کہ رَحۡمَۃٌ لِّلۡعٰلَمِیۡن، شَفِیۡعُ الۡمُذۡنِبِیۡن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: لَا تَجۡعَلُوۡا بُیُوۡتَکُمۡ قُبُوۡرًا وَلَا تَجۡعَلُوۡا قَبۡرِیۡ عِیۡدًا، یعنی اپنے گھروں کو قَبرستان مت بناؤ اور نہ ہی میری قَبر کو عید بناؤ وَصَلُّوۡا عَلَیَّ فَاِنَّ صَلَاتَکُمۡ تَبۡلُغُنِیۡ حَیۡثُ کُنۡتُمۡ یعنی اور مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھا کرو، بے شک تمہارا دُرُود مجھ تک پہنچتا ہے چاہے تم جہاں بھی ہو۔[1]

مُفَسِّرِ شہیر حکیمُ الۡاُمَّت حضرتِ مُفۡتی احمد یار خان عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ الۡحَنَّان مراٰۃُ المناجیح میں اس حدیث پاک کے تحت فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو قبرستان کی طرح اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِکر سے خالی مت رکھو بلکہ فَرائض مسجدوں میں ادا کرو اور نَوافل گھر میں۔ اور جیسے عید گاہ میں سال میں صرف دو بار جاتے ہیں ایسے میرے مَزار پر نہ آؤ بلکہ اکثر حاضِری دیا کرو یا جیسے عید کے دن کھیل کود کے لیے میلوں میں جاتے ہیں ایسے تم ہمارے روضہ پر بے اَدَبی سے نہ آیا کرو بلکہ بااَدَب رہا کرو۔[2]

صَلُّوۡا عَلَی الۡحَبِیۡب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... ابو داود، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ۲/۳۱۵، حدیث: ۲۰۴۲

2 ... مراۃ المناجیح، ۱/۱۰۱

عرصہ دراز سے پاک و ہند اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں کی توجُّہ کا مرکز رہا ہے۔ مُختلف اَدوار میں یکے بعد دیگرے بے شُمار اولیائے کبار عَلَیْہِم رَحمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے ہند کا رُخ کیا اور لوگوں کو نہ صرف دینِ اسلام کی دعوت دی بلکہ کُفْرو شِرْک کی تاریکیوں میں بھٹکنے والے اَن گِنت غیر مُسلموں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی وَحدانِیَّت اور پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی رِسالت سے آگاہ کرکے انہیں دائرہ اسلام میں داخل بھی فرمایا۔ تاجُ الاولیاء، سَیِّدُ الاصفیاء، وارثُ النبی، عطائے رسول، سُلطانُ الھند، حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدّین حسن سَنْجَری چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا شمار بھی انہی بُزرگوں میں ہوتا ہے۔ آپ رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چھٹی صدی ہجری میں ہند تشریف لائے اور ایک عظیمُ الشان روحانی وسماجی انقلاب کا باعث بنے حتی کہ ہند کا ظالم وجابر حکمران بھی آپ کی شخصیت سے مرعوب ہو کر تائب ہوا اور عقیدت مندوں میں شامل ہو گیا۔ آیئے! خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زندگی کے حسین پہلوؤں کو مُلاحظہ کیجئے۔

وِلادتِ باسعادت

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز سَیِّد مُعینُ الدّین حسن سَنْجَری چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ۵۳۷ھ بمطابق 1142ء میں سِجِسْتان یا سیستان کے علاقہ ''سنجر'' میں پیدا ہوئے۔ [1]

---

1 ... اقتباس الانوار، ص ۳۴۵

نام و سلسلۂ نسب

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا اسمِ گرامی حسن ہے اور آپ نَجِیْبُ الطرفین حسنی و حسینی سیِّد ہیں۔ آپ کے القاب بہت زیادہ ہیں مگر مشہور و معروف القاب میں مُعینُ الدین، خواجہ غریب نواز، سُلطانُ الہند، وارثُ النبی اور عطائے رسول وغیرہ شامل ہیں آپ کا سلسلۂ نسب سیِّد مُعینُ الدّین حسن بن سیِّد غیاثُ الدّین حسن بن سیِّد نجمُ الدّین طاہر بن سیِّد عبدالعزیز ہے۔ [1]

والدین کریمین

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والدِ ماجد سیِّد غیاثُ الدّین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جن کا شمار "سنجر" کے اُمَرا اور رُؤسا میں ہوتا تھا اِنتہائی متقی و پرہیزگار اور صاحبِ کرامت بُزرگ تھے۔ نیز آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ماجدہ بھی اکثر اوقات عبادت و ریاضت میں مشغول رہنے والی نیک سیرت خاتون تھیں۔ [2] جب حضرت سیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پندرہ سال کی عُمر کو پہنچے تو والدِ مُحترم کا وصالِ پُرملال ہو گیا۔ وراثت میں ایک باغ اور ایک پَن چکی ملی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسی کو ذریعہ معاش بنالیا اور خود ہی باغ کی نگہبانی کرتے اور درختوں کی آبیاری فرماتے۔ [3]

---

1 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۱۸ ملخصاً وغیرہ
2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۶، بتغیر
3 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳، بتغیر

وَلِیُّ اللہ کے جُوٹھے کی برکت

ایک روز حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدّین چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی باغ میں پودوں کو پانی دے رہے تھے کہ ایک مجذوب بُزرگ حضرتِ سَیِّدُنا ابراہیم قندوزی رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ باغ میں تشریف لائے۔ جُوں ہی حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعینُ الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین کی نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اِس مقبول بندے پر پڑی، فوراً دوڑے، سلام کر کے دَسْت بوسی کی اور نہایت اَدَب واِحترام کے ساتھ درخت کے سائے میں بٹھایا۔ پھر ان کی خدمت میں اِنتہائی عاجِزی کے ساتھ تازہ انگوروں کا ایک خوشہ پیش کیا اور دو زانو بیٹھ گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی کو اس نوجوان باغبان کا انداز بھا گیا، خوش ہو کر کَھلی (تِل یا سرسوں کا پھوک) کا ایک ٹکڑا چبا کر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے مُنہ میں ڈال دیا۔ کَھلی کا ٹکڑا جُوں ہی حلق سے نیچے اُترا، آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے دل کی کیفیت یکدم بدل گئی اور دل دنیا کی محبت سے اُچاٹ ہو گیا۔ پھر آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باغ، پَن چکی اور سارا سازو سامان بیچ کر اس کی قیمت فُقَرا و مَساکین میں تقسیم فرما دی اور حُصولِ علمِ دین کی خاطِر راہِ خدا کے مُسافِر بن گئے۔ [1]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کردہ واقعے سے ہمیں یہ درس ملتا ہے کہ جب ہم کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور ہمارے بُزرگ، اساتذہ، ماں باپ، یا پیر و مُرشد

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۳ ملخصاً

آ جائیں تو ہمیں ان کی تعظیم کے لئے کھڑا ہو جانا چاہیے انہیں عزت واِحترام کے ساتھ بٹھانا چاہیے۔ یاد رکھئے! ادب ایسی شے ہے کہ جس کے ذریعے انسان دُنیَوی واُخرَوی نعمتیں حاصل کرلیتا ہے اور جو اس صفت سے محروم ہوتا ہے وہ ان نعمتوں کا بھی حقدار نہیں ہوتا۔ شاید اسی لئے کہا جاتا ہے کہ "با ادب بانصیب بے ادب بے نصیب" یقیناً ادب ہی انسان کو ممتاز بناتا ہے، جس طرح ریت کے ذروں میں موتی اپنی چمک اور اَہمیّت نہیں کھوتا اسی طرح باادب شخص بھی لوگوں میں اپنی شناخت کو قائم و دائم رکھتا ہے۔ لہٰذا ہمیں بھی اپنے بڑوں کا اَدب واحترام کرنے اور چھوٹوں کے ساتھ شفقت ومحبت سے پیش آنا چاہیے۔ آیئے! اس ضمن میں 3 احادیثِ مُبارکہ سنئے اور عمل کا جذبہ پیدا کیجئے۔

1. دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم نے فرمایا: اے انس! بڑوں کا اَدب واِحترام اور تعظیم وتوقیر کرو اور چھوٹوں پر شفقت کرو، تم جنّت میں میری رفاقت پالو گے۔[1]
2. نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: جس نے ہمارے چھوٹوں پر رحم نہ کیا اور ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کی وہ ہم میں سے نہیں۔[2]

---

1 ... شعب الایمان، باب فی رحم الصغیر، ۷/۴۵۸، حدیث: ۱۰۹۸۱

2 ... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی رحمة الصبیان، ۳/۳۶۹، حدیث: ۱۹۲۶

3. سَیِّدِ عالَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو جوان کسی بوڑھے کا اس کی عمر کی وجہ سے اِکرام کرے اس کے بدلے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کے ذریعے اس کی عزت افزائی کرواتا ہے۔[1]

حصولِ علم کے لیے سفر

حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِینُ الدِّین چشتی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 15 برس کی عمر میں حصولِ علم کے لیے سفر اختیار کیا اور سمرقند میں حضرت سَیِّدُنا مولانا شرفُ الدِّین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کی بارگاہ میں حاضر ہو کر باقاعدہ علمِ دین کا آغاز کیا۔ پہلے پہل قرآنِ پاک حفظ کیا اور بعد ازاں انہی سے دیگر عُلوم حاصل کئے۔[2] مگر جیسے جیسے علمِ دین سیکھتے گئے ذوقِ علم بڑھتا گیا، چنانچہ علم کی پیاس کو بجھانے کے لئے بخارا کا رُخ کیا اور شُہرۂ آفاق عالمِ دین مولانا حسامُ الدِّین بخاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے سامنے زانوئے تَلَمُّذ تہ کیا اور پھر انہی کی شفقتوں کے سائے میں آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تھوڑے ہی عرصے میں تمام دینی عُلوم کی تکمیل کرلی۔ اس طرح آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجموعی طور پر تقریباً پانچ سال سمرقند اور بخارا میں حُصولِ علم کے لئے قیام فرمایا۔[3]

1 ... ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ما جاء فی اجلال الکبیر، ۳/۴۱۱، حدیث: ۲۰۲۹

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً

3 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص۵۰۸ ملخصاً

طالب مطلوب کے در پر

اس عرصے میں عُلومِ ظاہری کی تکمیل تو ہو چکی تھی مگر جس تڑپ کی وجہ سے گھربار کو خیرباد کہا تھا اس کی تسکین ابھی باقی تھی۔ چنانچہ کسی ایسے طبیبِ حاذِق (ماہر) کی تلاش میں نکل کھڑے ہوئے جو دردِ دل کی دَوا کرسکے۔ چنانچہ مُرشدِ کامل کی جُستجو میں بُخارا سے حجاز کا رختِ سفر باندھا۔ راستے میں جب نیشاپور (صوبہ خُراسان رضوی ایران) کے نواحی علاقے "ہارْوَن" سے گزر ہوا اور مردِ قلندر قُطبِ وقت حضرت سَیِّدُنا عُثمان ہارْوَنی چشتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا شُہرہ سنا تو فوراً حاضرِ خدمت ہوئے اور ان کے دستِ حق پرست پر بیعت کرکے سلسلۂ چشتیہ میں داخل ہوگئے۔ [1]

یک دَر گیر مُحکم گیر

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کئی سال تک مُرشدِ کامل کی خدمت میں حاضر رہے اور مَعْرِفَت کی مَنازل طے کرتے ہوئے باطنی عُلوم سے فیض یاب ہوتے رہے۔ حضرت سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہارْوَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی جہاں بھی تشریف لے جاتے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان کا سامان اپنے کندھوں پر اُٹھائے ساتھ جاتے نیز آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کئی مرتبہ مُرشد کے ساتھ حج کی سعادت بھی حاصل ہوئی۔ [2] آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب میرے پیرومُرشد خواجہ عثمان ہارْوَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی نے میری

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۴ ملخصاً

2 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۰۹ ملخصاً

خدمت اور عقیدت دیکھی تو ایسی کمالِ نعمت عطا فرمائی جس کی کوئی انتہا نہیں۔

مُرید ہو تو ایسا

یقیناً جس طرح ہر مُحب کی چاہت ہوتی ہے کہ محبوب کی نظروں میں سما جاؤں اور شاگرد کی آرزو یہ ہوتی ہے کہ اُستاد کی آنکھوں کا تارا بن جاؤں اسی طرح ایک مُرید کی دلی خواہش یہ ہوتی ہے کہ میں اپنے پیر و مُرشد کا منظورِ نظر بن جاؤں مگر ایسے قسمت کے دَھنی بہت کم ہوتے ہیں جن کی یہ تمنا پوری ہو جائے۔ حضرت خواجہ مُعِینُ الدِّین حسن چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی بارگاہِ مُرشد میں اس قدر مقبول تھے کہ ایک موقع پر خود مُرشدِ کریم خواجہ عثمان ہارَوَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی نے فرمایا: ہمارا مُعِینُ الدین اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب ہے ہمیں اپنے مُرید پر فخر ہے۔ (1)

بارگاہِ الٰہی میں مَقبولیّت

ایک بار حج کے موقع پر حضرت سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہارَوَنی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی نے میزابِ رحمت کے نیچے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ہاتھ پکڑ کر بارگاہِ الٰہی میں دُعا کی: اے مولیٰ! میرے مُعِینُ الدِّین حسن کو اپنی بارگاہ میں قبول فرما۔ غیب سے آواز آئی: مُعِینُ الدِّین ہمارا دوست ہے، ہم نے اسے قبول کیا۔ (2)

---

1 . . . مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵

2 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۴۹

بارگاہِ رسالت سے ہند کی سُلطانی

بارگاہِ رسالت میں خواجہ مُعینُ الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین کے مرتبے کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سَیِّدُنا خواجہ مُعِینُ الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِین کو مدینے شریف کی حاضری کا شرف ملا تو نہایت اَدب واحترام کے ساتھ یوں سلام عرض کیا: ”اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْن وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْن“ اس پر روضۂ اقدس سے آواز آئی: وَعَلَیْکُمُ السَّلَامُ یَا قُطْبَ الْمَشَائِخ[1] نیز حضرت سیّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیہ کو ہند کی سلطانی بھی بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی سے عطا ہوئی۔ چنانچہ شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالہ ”خوفناک جادوگر“ کے صفحہ 2 پر رقمطراز ہیں:

سلسلہ عالیہ چِشتیہ کے عظیم پیشوا خواجہ خواجگان، سُلطانُ الھند حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز حسن سَنْجَری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کو مدینہ منوّرہ زَادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعظِیْمًا کی حاضری کے موقع پر سیِّدُ الْمُرسَلِین، خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرف سے یہ بشارت ملی: ”اے مُعِینُ الدِّین! تو ہمارے دین کا مُعین (یعنی دین کا مددگار) ہے، تجھے ہندوستان کی وِلایت عطا کی، اجمیر جا، تیرے وُجود سے بے دینی دُور ہوگی اور اسلام رونق پذیر ہوگا۔“

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰، بتغیر

سُلطانُ الہند کا سفرِ ہند

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس بشارت کے بعد ہند روانہ ہوئے اور سمرقند، بُخارا، عُروسُ البلاد بغداد شریف، نیشاپور، تبریز، اوش، اَصفہان، سَبزوار، خُراسان، خرقان، اِسْتَر آباد، بَلْخ اور غزنی وغیرہ سے ہوتے ہوئے ہند کے شہر اَجمیر شریف (صُوبہ راجستھان) پہنچے اور اس پورے سفر میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سینکڑوں اَوْلیاءُ اللہ اور اکابرینِ اُمّت سے ملاقات کی۔ چنانچہ

ہم عصر عُلَما و اَوْلیا سے ملاقات

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بغدادِ مُعلّٰی میں حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم مُحْیُ الدّین سَیِّد عبدالقادر جیلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور پانچ ماہ تک بارگاہِ غوثیہ سے اکتسابِ فیض کیا۔ تبریز میں شیخ بدرُ الدّین ابو سعید تبریزی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ سے علم کی میراث حاصل کی۔ اصفہان میں شیخ محمود اَصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس حاضر ہوئے اور خرقان میں شیخ ابو سعید ابو الخیر اور خواجہ ابو الحسن خرقانی قُدِّسَ سِرُّہُمَا النُّوْرَانِی کے مزارات پر حاضری دی۔ اِسْتَر آباد میں حضرت علّامہ شیخ ناصرُ الدّین اِسْتَر آبادی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْہَادِی سے کسبِ فیض کیا۔ ہرات میں شیخ الاسلام امام عبد اللہ انصاری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْبَارِی کے مزار کی زیارت کی اور بَلْخ میں شیخ احمد خضرویہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خانقاہ میں قیام فرمایا۔[1]

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۰ ملخصا

حاکمِ سبزوار کی توبہ

سفرِ ہند کے دوران جب حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر علاقہ سبز وار (صوبہ خُراسان رضوی ایران) سے ہوا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہاں ایک باغ میں قیام فرمایا جس کے وَسْط میں ایک خُوش نما حوض تھا۔ یہ باغ حاکمِ سبزوار کا تھا جو بہت ہی ظالم اور بدمذہب شخص تھا اس کا معمول تھا کہ جب بھی باغ میں آتا تو شراب پیتا اور نشے میں خُوب شور وغل مچاتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حوض سے وضو کیا اور نوافل ادا کرنے لگے۔ محافظوں نے اپنے حاکم کی سخت گیری کا حال عرض کیا اور درخواست کی کہ یہاں سے تشریف لے جائیں کہیں حاکم آپ کو کوئی نقصان نہ پہنچادے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ میرا حافظ وناصر (نگہبان ومددگار) ہے۔ اسی دوران حاکم باغ میں داخل ہوا اور سیدھا حوض کی طرف آیا۔ اپنی عیش و عشرت کی جگہ پر ایک اجنبی درویش کو دیکھا تو آگ بگولا ہو گیا اور اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک نظر ڈالی اور اس کی کایا پلٹ دی۔ حاکم آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نظرِ جلالت کی تاب نہ لا سکا اور بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ خادموں نے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے، جونہی ہوش آیا فوراً آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے قدموں میں گر کر بدمذہبیت اور گناہوں سے تائب ہو گیا اور آپ کے دستِ مبارک پر بیعت ہو گیا۔ پیر و مرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی

انفرادی کوشش سے اس نے ظُلم وجَور سے جمع کی ہوئی ساری دولت اصل مالکوں کو لوٹا دی اور آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صُحبت کو لازم پکڑ لیا۔ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کچھ ہی عرصے میں اسے فُیوضِ باطنی سے مالا مال کر کے خِلافت عطا فرمائی اور وہاں سے رخصت ہو گئے۔ (1)

داتا کے مزار پر خواجہ کی حاضری

اسی سفر میں آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرت داتا گنج بخش سَیِّد علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کے مزارِ اقدس پر نہ صرف حاضری دی بلکہ مُراقبہ بھی کیا اور حضرتِ سَیِّدُنا داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا خُصُوصی فیض حاصل کیا۔ (2) مزارِ پُر انوار سے رخصت ہوتے وقت داتا گنج بخش رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عظمت وفیضان کا بیان اس شعر کے ذریعے کیا:

گنج بخش فیضِ عالَم مظہرِ نورِ خدا   ناقِصاں را پیرِ کامل کاملاں را راہنما

یعنی گنج بخش داتا علی ہجویری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا فیض سارے عالَم پر جاری ہے اور آپ نورِ خدا کے مظہر ہیں آپ کا مقام یہ ہے کہ راہِ طریقت میں جو ناقص ہیں ان کے لیے پیرِ کامل اور جو خود پیرِ کامل ہیں ان کے لیے بھی راہنما ہیں۔

---

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ۵۱۱ ملخصاً

2 ... مرآۃ الاسرار ص ۵۹۸، ملخصاً

تلاوتِ قرآن اور شب بیداری

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا معمول تھا کہ ساری ساری رات عبادتِ الٰہی میں مصروف رہتے حتی کہ عشاء کے وضو سے نمازِ فجر ادا کرتے اور تلاوتِ قرآن سے اس قدر شغف تھا کہ دن میں دو قرآنِ پاک ختم فرما لیتے، دورانِ سفر بھی قرآن پاک کی تِلاوت جاری رہتی۔[1]

پیٹ کا قُفلِ مدینہ

دیگر بُزرگانِ دین اور اولیائے کاملین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کی طرح آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی زیادہ سے زیادہ عبادتِ الٰہی بجالانے کی خاطر بہت ہی کم کھانا تناول فرماتے تاکہ کھانے کی کثرت کی وجہ سے سُستی، نیند یا غُنودگی عبادت میں رُکاوٹ کا باعث نہ بنے، چنانچہ آپ کے بارے میں منقول ہے کہ سات روز بعد دو ڈھائی تولہ وزن کے برابر روٹی پانی میں بھگو کر کھایا کرتے۔[2]

لباس مُبارک اور سادگی

اللہ والوں کی شان ہے کہ وہ ظاہری زیب و آرائش کے بجائے باطن کی صفائی پر زور دیتے ہیں۔ حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لباس مبارک میں

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵، بتغیر

2 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵، بتغیر

بھی انتہادرجے کی سادگی نظر آتی تھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا لباس صرف دو چادروں پر مشتمل ہوتا اور اس میں بھی کئی کئی پیوند لگے ہوتے گویا لباس سے بھی سُنَّتِ مصطفٰے سے بے پناہ مَحَبَّت کی جھلک دکھائی دیتی تھی نیز پیوند لگانے میں بھی اس قدر سادگی اختیار کرتے کہ جس رنگ کا کپڑا میسر ہوتا اسی کو شرف بخش دیتے۔ (1)

پڑوسیوں سے حسن سلوک

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے پڑوسیوں کا بہت خیال رکھا کرتے، ان کی خبر گیری فرماتے، اگر کسی پڑوسی کا انتقال ہو جاتا تو اس کے جنازے کے ساتھ ضرور تشریف لے جاتے، اس کی تدفین کے بعد جب لوگ واپس ہو جاتے تو آپ تنہا اس کی قبر کے پاس تشریف فرما ہو کر اس کے حق میں مغفرت و نجات کی دعا فرماتے نیز اس کے اہلِ خانہ کو صبر کی تلقین کرتے اور انہیں تسلی دیا کرتے۔ آپ کے حلم و بُردباری جود و سخاوت اور دیگر اخلاقِ عالیہ سے مُتأثر ہو کر لوگ عُمدہ اخلاق کے حامل اور پاکیزہ صفات کے پیکر ہوئے اور دہلی سے اجمیر تک کے سفر کے دوران تقریباً نوّے لاکھ افراد مُشرف بہ اسلام ہوئے۔ (2)

عفو و بردباری

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہی نرم دل اور مُتحمِّل مزاج سنجیدہ طبیعت کے مالک

---

1 ... مرآۃ الاسرار، ص ۵۹۵ ملخصاً

2 ... معین الارواح، ص ۱۸۸ بتغیر

تھے۔ اگر کبھی غصہ آتا تو صرف دینی غیرت وحمیّت کی بنیاد پر آتا البتہ ذاتی طور پر اگر کوئی سخت بات کہہ بھی دیتا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ برہم نہ ہوتے بلکہ اس وقت بھی حسنِ اخلاق اور خَندہ پیشانی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے صبر کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور ایسا معلوم ہوتا کہ آپ نے اس کی نازیبا باتیں سنی ہی نہ ہوں۔ (1)

خوفِ خدا

حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر خوفِ خدا اس قدر غالب تھا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمیشہ خشیتِ الٰہی سے کانپتے اور گریہ وزاری کرتے، خلقِ خدا کو خوفِ خدا کی تلقین کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کرتے: اے لوگو! اگر تم زیرِ خاک سوئے ہوئے لوگوں کا حال جان لو تو مارے خوف کے کھڑے کھڑے پگھل جاؤ۔ (2)

پردہ پوشی

حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکافی اپنے پیر و مُرشد حضرت خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی صِفاتِ مومنانہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ میں کئی برس تک خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ اقدس میں حاضر رہا لیکن کبھی آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زبانِ اقدس سے کسی کا راز فاش ہوتے نہیں دیکھا،

---

1 ... حضرت خواجہ غریب نواز حیات و تعلیمات، ص۳۹، بتغیر

2 ... معین الارواح، ص۱۸۵ ملخصاً

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کسی مُسلمان کا بھید نہ کھولتے۔[1]

مُرشِدِ کامل کے مزار مبارک کی تعظیم

ایک مرتبہ حضرت خواجہ مُعینُ الدّین حسن چشتی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنے مُریدین کی تربیت فرمارہے تھے۔ دورانِ بیان جب جب آپ کی نظر دائیں طرف پڑتی توباأدَب کھڑے ہوجاتے۔ تمام مُریدین یہ دیکھ کر حیران تھے کہ پیرومُرشِد باربار کیوں کھڑے ہورہے ہیں، مگر کسی کو پوچھنے کی جُراَت نہ ہوسکی الغرض جب سب لوگ وہاں سے چلے گئے، توایک منظورِ نظر مُرید عرض گزار ہوا: حضور! ہماری تربیت کے دوران آپ نے بارہا قیام فرمایا اس میں کیا حکمت تھی؟ حضرت خواجہ مُعینُ الدّین عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ المُبِیْن نے فرمایا: اس طرف پیرومُرشِد شَیخ عثمان ہارَونی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَنِی کا مزار مبارک ہے جب بھی اس جانب رخ ہوتا تومیں تعظیم کے لئے اُٹھ جاتا، پس میں اپنے پیرومُرشِد کے روضۂ مبارک کی تعظیم میں قیام کرتا تھا۔[2]

فرمانِ غوثِ اعظم پر سر جُھکا دیا

جس وقت حضرت سَیِّدُنا غوثِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بغدادِ مُقدّس میں ارشاد فرمایا: قَدَمِیْ ھٰذِہٖ عَلٰی رَقَبَۃِ کُلِّ وَلِیِّ اللہِ یعنی میرا یہ قدم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہر ولی کی گردن

---

1 ... حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات، ص ۱۴۱ ملخصاً

2 ... آدابِ مُرشدِ کامل، ص ۱۱۴ بتغیر

پر ہے۔ تو اس وقت خواجہ غریب نواز سَیِّدُنا مُعینُ الدّین چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی اپنی جوانی کے دنوں میں ملک خُراسان میں واقع ایک پہاڑی کے دامن میں عبادت کیا کرتے تھے، جب آپ نے یہ فرمانِ عالی سنا تو اپنا سر جھکالیا اور فرمایا: "بَلْ قَدَمَاکَ عَلٰی رَاْسِیْ وَعَیْنِیْ" بلکہ آپ کے قدم میرے سر اور آنکھوں پر ہیں۔ (1)

مُریدوں کی فکر

ایک بار خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکہ مکرمہ کی نور بار فضاؤں میں مُراقبہ کر رہے تھے کہ ہاتفِ غیب سے آواز آئی: مانگ کیا مانگتا ہے؟ ہم تجھ سے بہت خوش ہیں، جو طلب کرے گا پائے گا۔ عرض کی: یا الٰہی عَزَّوَجَلَّ! میرے تمام مُریدوں کو بخش دے۔ جواب آیا: بخش دیا۔ عرض کی: مولیٰ! جب تک میرے تمام مُرید جنّت میں نہ چلے جائیں میں جنّت میں قدم نہ رکھوں گا۔ (2)

سُلطانُ الہند حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی زندگی کے تقریباً ۸۱ برس راہ خدا عَزَّوَجَلَّ میں علمِ دین حاصل کرنے اور مخلوق کو راہِ راست پر لانے کے لئے بسر کر دیئے بلکہ کئی کتابیں بھی تحریر فرمائیں ان میں سے چند کتابوں کے نام یہ ہیں۔

---

1 ... غوث پاک کے حالات، ص ۶۷

2 ... تذکرہ اولیائے برصغیر ہند و پاک، ص ۳۲

آپ کی تصانیف

1. انیسُ الارواح (پیرو مُرشد خواجہ عثمان ہارونی کے ملفوظات)
2. کشف الاسرار (تصوف کے مدنی پھولوں کا گلدستہ)
3. گنج الاسرار (سُلطان شمسُ الدّین التمش کی تعلیم و تلقین کے لیے لکھی)
4. رسالہ آفاق وانفس (تصوف کے نکات پر مشتمل)
5. رسالہ تصوُّف منظوم
6. حدیثُ المعارف
7. رسالہ موجودیہ[1]

ملفوظات

سُلطانُ الہند، خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں عقیدت مندوں اور مُریدوں کا ہر وقت ہجوم رہتا جن کی ظاہری وباطنی اصلاح کے لیے ملفوظات کا سلسلہ جاری وساری رہتا۔ زبانِ حق ترجمان سے جو الفاظ نکلتے اسے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلیفۂ اکبر و سجّادہ نشین حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی فوراً لکھ لیا کرتے۔ یوں حضرت خواجہ قُطبُ الدّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْکَافِی نے اپنے پیرو مُرشد کے ملفوظات پر مشتمل ایک کتاب ترتیب دی جس کا نام "دلیلُ العارفین" رکھا۔ اس گلشنِ اجمیری سے چند مہکتے پھول ملاحظہ کیجئے۔

---

1 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۱۰۳ تا ۱۰۶ ملتقطاً

1. جو بندہ رات کو باطہارت سوتا ہے، تو فرشتے گواہ رہتے ہیں اور صبح اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عرض کرتے ہیں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے بخش دے یہ باطہارت سویا تھا۔[1]

2. نماز ایک راز کی بات ہے جو بندہ اپنے پروردگار سے کہتا ہے، چنانچہ حدیث پاک میں آیا ہے۔ اِنَّ الْمُصَلِّیَ یُنَاجِیْ رَبَّہٗ[2] یعنی نماز پڑھنے والا اپنے پروردگار سے راز کی بات کہتا ہے۔[3]

3. جو شخص جھوٹی قسم کھاتا ہے وہ اپنے گھر کو ویران کرتا ہے اور اس کے گھر سے خیر وبرکت اُٹھ جاتی ہے۔[4]

4. مصیبت زدہ لوگوں کی فریاد سننا اور ان کا ساتھ دینا، حاجتمندوں کی حاجت روائی کرنا، بھوکوں کو کھانا کھلانا، اسیروں کو قید سے چھڑانا یہ باتیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک بڑا مرتبہ رکھتی ہیں۔[5]

5. نیکوں کی صحبت نیک کام سے بہتر اور برے لوگوں کی صحبت بدی کرنے سے بھی بدتر ہے۔

---

1 ... ہشت بہشت، ص ۷۷

2 ... کنز العمال، کتاب الصلوۃ، ۴/۱۷۹، حدیث: ۱۹۶۷۰، الجزء الثانی

3 ... ہشت بہشت، ص ۷۵

4 ... ہشت بہشت، ص ۸۴

5 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۱۲۴

6. بدبختی کی علامت یہ ہے کہ انسان گناہ کرنے کے باوُجود بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں خود کو مقبول سمجھے۔

7. خدا کا دوست وہ ہے جس میں یہ تین خوبیاں ہوں: سخاوت دریا جیسی، شفقت آفتاب کی طرح اور تواضع زمین کی مانند۔[1]

سجّادہ نشین و خُلفا

حُضور سَیِّدی خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے خلفا میں سب سے قریبی اور محبوب حضرت سَیِّدُنا قُطبُ الدّین بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکافی تھے۔ خواجہ صاحب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وِصالِ ظاہری کے بعد آپ ہی سجّادہ نشین ہوئے۔[2] ان کے علاوہ دیگر جلیلُ القدر خُلفا میں حضرت قاضی حمیدُ الدّین ناگوری، سُلطانُ التّارکین حضرت شیخ حمیدُ الدّین صُوفی اور حضرت شیخ عبداللہ بیابانی (سابقہ اجے پال جوگی) رَحِمَھُمُ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْھِمْ اَجْمَعِیْن کا شمار ہوتا ہے۔[3]

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مُقرَّب بندے اپنی تمام تر زندگی اس کے احکام کی بجا آوری اور اس کے ذکر میں بسر کرتے ہیں، دُنیوی لذّتوں اور آسائشوں کو چھوڑ کر تبلیغ واِشاعتِ دین میں گزار دیتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۲۵

2 ... معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری، ص ۹۵

3 ... اقتباس الانوار، ص ۳۸۸

بطورِ انعام آخرت میں تو بلند و بالا دَرَجات اور بے شُمار نعمتوں سے سرفراز فرماتا ہی ہے لیکن دنیا میں بھی ان کے مقام و مرتبے کو لوگوں پر ظاہر کرنے کے لئے کچھ خَصائص و کرامات عطا فرماتا ہے۔ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بے شُمار کرامات سے نواز رکھا تھا آئیے! ان میں سے چند کرامات پڑھئے اور اپنے دلوں میں اولیائے کرام کی محبت کو جگائیے!

(1) مُردہ زندہ کر دیا

ایک بار اجمیر شریف کے حاکم نے کسی شخص کو بے گناہ سُولی پر چڑھا دیا اور اُس کی ماں کو کہلا بھیجا کہ اپنے بیٹے کی لاش لے جائے۔ دُکھیاری ماں غم سے نڈھال ہو کر روتی ہوئی حضرت خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہِ بے کس پناہ میں حاضر ہوئی اور فریاد کرنے لگی: آہ! میرا سہارا چھن گیا، میرا گھر اُجڑ گیا، میرا ایک ہی بیٹا تھا حاکِم نے اُسے بے قُصور سُولی پر چڑھا دیا۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جلال میں آگئے اور فرمایا: مجھے اس کی لاش کے پاس لے چلو۔ جونہی آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لاش کے قریب پہنچے تو اشارہ کر کے فرمایا: اے مقتول! اگر حاکِمِ وقت نے تجھے بے قُصور سُولی دی ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے اُٹھ کھڑا ہو۔ لاش میں فوراً حرکت پیدا ہوئی اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ شخص زندہ ہو کر کھڑا ہو گیا۔ (1)

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۱۶ ابتغیر

﴿2﴾ عذابِ قبر سے رِہائی

حضرتِ سَیِّدُنا بختیار کاکی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی فرماتے ہیں: حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے ایک مُرید کے جنازے میں تشریف لے گئے، نَمازِ جنازہ پڑھا کر اپنے دستِ مبارک سے قَبْر میں اُتارا۔ تدفین کے بعد ایک ایک کر کے سب لوگ چلے گئے مگر حُضُور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قَبْر کے پاس تشریف فرما رہے۔ اچانک آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ غمگین ہوگئے۔ کچھ دیر کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زَبان پر اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ جاری ہوا اور آپ مطمئن ہوگئے۔ میرے اِسْتِفْسار پر فرمایا: اس کے پاس عذاب کے فرشتے آگئے تھے جس کی وجہ سے میں پریشان ہوگیا اتنے میں میرے مُرشِدِ گرامی حضرتِ سَیِّدُنا خواجہ عثمان ہاروَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی تشریف لائے اور فرِشتوں سے کہا: یہ بندہ میرے مُرید مُعینُ الدّین کا مُرید ہے، اس کو چھوڑ دو۔ فرِشتوں نے کہا: یہ بہُت ہی گنہگار شخص تھا۔ یکایک غیب سے آواز آئی: اے فرِشتو! ہم نے عثمان ہاروَنی کے صدقے مُعینُ الدّین چشتی کے مُرید کو بَخش دیا۔ [1]

﴿3﴾ چھاگل میں تالاب

حُضُور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے چند مُرید ایک بار اجمیر شریف کے مشہور تالاب اَناساگر پر غسل کرنے گئے تو کافروں نے شور مچادیا کہ یہ مسلمان

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۸

ہمارے تالاب کو "ناپاک" کررہے ہیں۔ چُنانچِہ وہ حضرات لَوٹے اور سارا ماجرا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں عرض کردیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک خادم کو چھاگل (پانی رکھنے کا مٹی کا برتن) دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اس میں تالاب کا پانی بھر لاؤ۔ خادِم نے جونہی پانی بھرنے کے لئے چھاگل تالاب میں ڈالا تو اس کا سارا پانی چھاگل میں آگیا۔ لوگ پانی نہ ملنے پر بے قرار ہوگئے اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ سراپا کرامت میں حاضِر ہو کر فریاد کرنے لگے چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے خادِم کو حکم دیا کہ جاؤ اور پانی واپَس تالاب میں اُنڈیل دو۔ خادِم نے حکم کی تعمیل کی تو تالاب پھر پانی سے لبریز ہوگیا۔[1]

4 اللہ والوں کا تصرُّف

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ایک مُرید راجہ کے ہاں ملازم تھا۔ راجہ کو جب اپنے اس ملازم کے اسلام لانے کی خبر ہوئی تو اس پر ظلم کرنے لگا۔ حضور خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پتا چلا تو آپ نے راجہ کو ظلم سے باز رہنے کا حکم بھیجا لیکن وہ ظالم وجابر شخص اقتدار کے نشے میں مست تھا کہنے لگا: یہ کون آدمی ہے جو یہاں بیٹھ کر ہم پر حکم چلا رہا ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خبر پہنچی تو فرمایا: ہم نے اسے گرفتار کرکے لشکرِ اسلام کے حوالے کردیا۔ ابھی چند ہی دن گزرے تھے کہ سُلطان مُعِزُّالدّین محمد

---

1 ... خوفناک جادوگر، ص ۷

غوری نے اس شہر پر حملہ کر دیا۔ راجہ اپنی فوج کے ہمراہ مقابلہ کرنے آیا مگر لشکرِ اسلام کی جُرأت و بہادری کے آگے زیادہ دیر نہ ٹھہر سکا بالآخر ہتھیار ڈال کر عبرت ناک شکست سے دوچار ہوا اور سپاہیوں نے اُسے زندہ گرفتار کر کے انتہائی ذِلت کے ساتھ سلطان غوری کے سامنے پیش کر دیا۔[1]

(5) ہر رات طوافِ کعبہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا کوئی مُرید یا اہلِ محبت اگر حج یا عمرہ کی سعادت پاتا اور طوافِ کعبہ کے لئے حاضر ہوتا تو دیکھتا کہ خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ طوافِ کعبہ میں مشغول ہیں، اُدھر اہلِ خانہ اور دیگر احباب یہ سمجھتے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے حجرے میں موجود ہیں۔ بالآخر ایک دن یہ راز کُھل ہی گیا کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیتُ اللہ شریف حاضر ہو کر ساری رات طوافِ کعبہ میں مشغول رہتے ہیں اور صبح اَجمیر شریف واپس آ کر باجماعت نمازِ فجر ادا فرماتے ہیں۔[2]

(6) انوکھا خزانہ

حضرت سَیِّدُنا خواجہ غریب نواز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آستانہ مُبارکہ پر روزانہ اس قدر لنگر کا اہتمام ہوتا کہ شہر بھر سے غُربا و مَساکین آتے اور سیر ہو کر کھاتے۔

---

1 ... اقتباس الانوار، ص ۳۶۸

2 ... اقتباس الانوار، ص ۳۷۳

خادم جب اَخراجات کے لیے آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں دَسْت بَستہ عرض کرتا تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مُصَلّے کا کنارہ اُٹھا دیتے جس کے نیچے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے خزانہ ہی خزانہ نظر آتا۔ چنانچہ خادم آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حکم سے حسبِ ضرورت لے لیتا۔ (1)

وصالِ پُر ملال

آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے وصال کی شب بعض بزرگوں نے خواب میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا: میرے دین کا مُعین حسن سَنجری آرہا ہے میں اپنے مُعینُ الدّین کے اِستقبال کے لیے آیا ہوں۔ چنانچہ ۶ رجبُ المرجب ۶۳۳ھ بمطابق 16 مارچ 1236ء بروز پیر فجر کے وقت محبین انتظار میں تھے کہ پیر و مُرشد آکر نمازِ فجر پڑھائیں گے مگر افسوس! ان کا انتظار کرنا بے سُود رہا۔ کافی دیر گزر جانے کے بعد جب خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حجرے شریف کا دروازہ کھول کر دیکھا گیا تو غم کا سمندر اُمنڈ آیا، حضرت سَیِّدُنا خواجہ خواجگان سُلطانُ الہند مُعینُ الدّین حسن چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی وصال فرما چکے تھے۔ اور دیکھنے والوں نے یہ حیرت انگیز روحانی منظر اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نورانی پیشانی پر یہ عبارت نقش تھی: حَبِیْبُ اللہِ مَاتَ فِیْ

---

1 . . . اقتباس الانوار، ص ۳۷۶

مُحِبُّ اللہِ(یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا محبوب بندہ محبتِ الٰہی میں وصال کر گیا)۔[1]

مزار شریف اور عرس مبارک

سُلطانُ الھند خواجہ مُعِینُ الدّین حسن چشتی اجمیری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی کا مزار اقدس ہند کے مشہور شہر اجمیر شریف (صوبہ راجستھان شمالی ہند) میں ہے۔ جہاں ہر سال آپ کا عرس مبارک ٦ رجبُ المرجب کو نہایت تُزک و اِحتشام کے ساتھ منایا جاتا ہے اور اسی تاریخ کی نسبت سے عُرس مُبارک کو " چھٹی شریف " بھی کہا جاتا ہے اس عُرس میں ملک و بیرون ملک سے ہزاروں افراد بڑے جوش و جذبے سے شرکت کر کے خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنی عقیدت کا اظہار کرتے ہیں۔

خواجہ کے صدقے صحت یابی

اعلیٰ حضرت امامِ اہلسنّت، مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرت خواجہ (غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے مزار سے بہت کچھ فُیُوض و برکات حاصل ہوتے ہیں، مولانا برکات احمد صاحب مرحوم جو میرے پیر بھائی اور میرے والد ماجد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے شاگرد تھے اُنہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ ایک غیر مسلم جس کے سر سے پیر تک پھوڑے تھے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی جانتا ہے کہ کس قَدَر تھے، ٹھیک دوپہر کو آتا اور درگاہ شریف کے سامنے گرم

1 ... اللہ کے خاص بندے عبدہ، ص ٥٢١ ملخصاً وغیرہ

کنکروں اور پتھروں پر لَوٹتا اور کہتا "کھواجہ اگن (یعنی اے خواجہ غریب نواز رَحمَۃُ اللہِ تعالٰی علیہ جلن) لگی ہے"۔ تیسرے روز میں نے دیکھا کہ بالکل اچھا ہو گیا ہے۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ تعالٰی عَلٰی مُحَمَّد

مجلس مزاراتِ اولیا

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ دعوتِ اسلامی دنیا بھر میں نیکی کی دعوت عام کرنے، سنتوں کی خوشبو پھیلانے، عِلْمِ دین کی شمعیں جلانے اور لوگوں کے دلوں میں اولیاءُ اللہ کی محبت و عقیدت بڑھانے میں مصروف ہے۔ تادمِ تحریر دنیا کے کم و بیش 200 ممالک میں اس کا مَدَنی پیغام پہنچ چکا ہے۔ ساری دنیا میں مَدَنی کام کو منظم کرنے کے لئے تقریباً 92 سے زیادہ مجالس قائم ہیں، انہی میں سے ایک "مجلسِ مزاراتِ اولیا" بھی ہے جو دیگر مدنی کاموں کے ساتھ ساتھ بُزرگانِ دین کے مزاراتِ مبارکہ پر حاضر ہو کر مُختلف دِینی خِدمات سرانجام دیتی ہے۔ مثلاً حتَّی المقدور صاحبِ مزار کے عُرس کے موقع پر اجتماعِ ذکر و نعت کا اِنعقاد کرتی ہے، مزارات سے مُلحِقہ مساجِد میں عاشِقانِ رسول کے مَدَنی قافلے سفر کرواتی اور بالخصوص عُرس کے دنوں میں مزار شریف کے اِحاطے میں سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقے لگاتی ہے جن میں وُضو، غُسل، تیمم، نماز اور ایصالِ ثواب کا طریقہ، مزارات پر حاضری کے آداب اور سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی

---

1 ... ملفوظات اعلیٰ حضرت، ص ۳۸۴

سُنّتیں سکھائی جاتی ہیں نیز دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماعات میں شرکت، مدنی قافلوں میں سفر اور مدنی انعامات پر عمل کی ترغیب بھی دلائی جاتی ہے، ایامِ عُرس میں صاحبِ مزار کی خدمت میں ڈھیروں ڈھیر ایصالِ ثواب کے تحائف پیش کرتی ہے نیز صاحبِ مزار بُزرگ کے سجادہ نشین، خُلَفا اور مزارات کے مُتَوَلّی صاحبان سے وقتاً فوقتاً ملاقات کرکے اِنہیں دعوتِ اسلامی کی خِدمات، جامعاتُ المدینہ و مدارِسُ المدینہ اور بیرونِ ملک میں ہونے والے مَدَنی کاموں سے آگاہ کرتی ہے۔

نیکی کی دعوت

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! آپ کو مزار شریف پر آنا مبارک ہو، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ! تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کی طرف سے سُنّتوں بھرے مَدَنی حلقوں کا سِلسِلہ جاری ہے، یقیناً زندگی بے حد مختصر ہے، ہم لمحہ بہ لمحہ موت کی طرف بڑھتے چلے جارہے ہیں، عنقریب ہمیں اندھیری قبر میں اُترنا اور اپنی کرنی کا پھل بھگتنا پڑے گا، اِن انمول لمحات کو غنیمت جانئے اور آیئے! اَحکامِ الٰہی پر عمل کا جذبہ پانے، مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم کی سُنّتیں اور اللہ کے نیک بندوں کے مزارات پر حاضری کے آداب سیکھنے سکھانے کے لئے مَدَنی حلقوں میں شامل ہوجایئے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو دونوں جہاں کی بھلائیوں سے مالامال فرمائے۔

اٰمین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلہٖ وسلَّم

فہرس

ماخذومراجع

نمبر شمار	کتاب	مطبوعہ
1	سنن الترمذی	دار الفکر، بیروت ۱۴۱۴ھ
2	سنن ابی داود	دار احیاء التراث العربی بیروت ۱۴۲۱ھ
3	شعب الایمان	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۲۱ھ
4	کنز العمال	دار الکتب العلمیۃ بیروت ۱۴۱۹
5	مرآۃ المناجیح	ضیاء القرآن پبلیکشنز مرکز الاولیاء لاہور
6	اقتباس الانوار	الفیصل ناشران وتاجران کتب مرکز الالیاء لاہور
7	مرآۃ الاسرار	الفیصل ناشران وتاجران کتب مرکز الالیاء لاہور
8	معین الارواح	باب المدینہ کراچی
9	تذکرہ اولیائے برصغیر ہندوپاک	ملک اینڈ کمپنی، مرکز الاولیاء لاہور
10	معین الہند حضرت خواجہ معین الدین اجمیری	زاویہ پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور
11	حضرت خواجہ غریب نواز حیات وتعلیمات	ابوالحسنات اسلامک ریسرچ سینٹر حیدرآباد دکن الہند

12	ہشت بہشت	پروگریسو بکس، مرکز الاولیاء لاہور
13	اللہ کے خاص بندے عبدہ	علم دین پبلشرز مرکز الاولیاء لاہور
14	آدابِ مرشد کامل	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
15	غوثِ پاک کے حالات	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی
16	خوفناک جادوگر	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

مدنی پھول

(ولیُّ اللہ کے مزار شریف یا) کسی بھی مسلمان کی قبر کی زیارت کو جانا چاہے تو مستحب یہ ہے کہ پہلے اپنے مکان پر (غیر مکروہ وقت میں) دو رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت میں سورۃُ الفاتحہ کے بعد ایک بار آیۃُ الکرسی اور تین بار سورۃُ الاخلاص پڑھے اور اس کا ثواب صاحب قبر کو پہنچائے، اللہ تعالٰی اس فوت شدہ بندے کی قبر میں نور پیدا کرے گا اور اس (ثواب پہنچانے والے) شخص کو بہت زیادہ ثواب عطا فرمائے گا۔

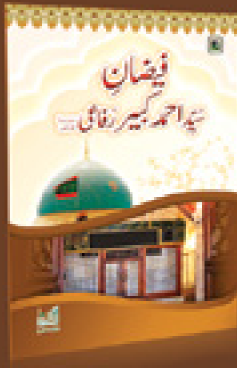
(فتاوی عالمگیری، ۵/۳۵۰)

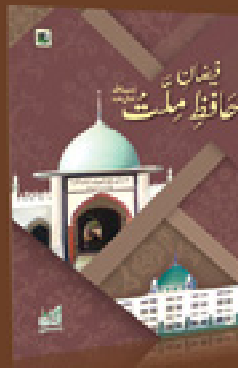
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

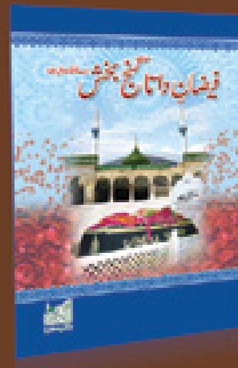
سُنّت کی بہاریں

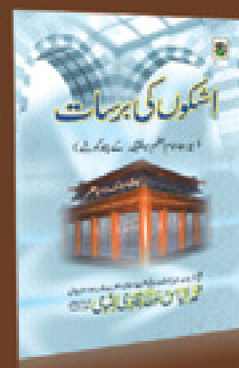
اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک دعوتِ اسلامی کے مہکے مہکے مَدَنی ماحول میں بکثرت سُنّتیں سیکھی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جُمعرات مغرب کی نَماز کے بعد آپ کے شہر میں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچھی اچھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزارنے کی مَدَنی التجا ہے۔ عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں بہ نیّت ثواب سُنّتوں کی تربیّت کیلئے سفر اور روزانہ فکرِ مدینہ کے ذَرِیعے مَدَنی اِنعامات کا رسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس کی بَرَکت سے پابندِ سنّت بننے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کیلئے کُڑھنے کا ذِہن بنے گا۔

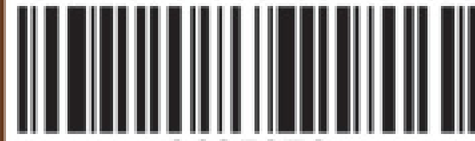
ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذِہن بنائے کہ "**مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔**" اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اپنی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی اِنعامات**" پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے "**مَدَنی قافلوں**" میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ













MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)

UAN: +923 111 25 26 92 Ext: 1284

Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net